

## 14095- شرط نج کھلینے کا حکم

### سوال

کیا (موجودہ دور میں معروف) شرط نج کھلینی شرعاً جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کشته ہیں:

"جب بھی شرط نج باطنی یا ظاہر طور پر کسی واجب چیز سے مشغول کر دے اور روک دے، یا پھر واجب شدہ نفس کی مصلحت یا اہل و عیال کی واجب مصلحت میں رکاوٹ ڈالے، یا امر بالمعروف اور نهى عن المنکر، یا صدر حسی اور ولادین کے ساتھ حسن سلوک میں رکاوٹ کا باعث بنے، یا پھر امامت یا وظہہ داری وغیرہ واجبات میں سے کسی فعل کو نظری سر انجام دینا واجب ہو تو مسلمانوں کے اجماع کے مطابق یہ حرام ہے۔

اور اسی طرح جب وہ کسی حرام امر پر مشتمل ہو، مثلاً جھوٹ یا جھوٹی قسم، یا نیانت، یا ظلم یا ظلم پر اعانت، یا دوسرا حرام اشیاء پر معاونت کا باعث ہو تو مسلمانوں کے اجماع کے مطابق یہ حرام ہے) اہ

مانوذار: مجموع الفتاویٰ ابن تیمیہ (218/32-240).

لیکن جب کسی واجب اور فرض چیز میں رکاوٹ نہ کرے، اور نہ ہی کسی حرام کام پر مشتمل نہ ہو، تو علماء کرام کا اس کے حکم میں اختلاف ہے:

چنانچہ جمصور علماء کرام (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد، اور امام شافعی کے بعض ساتھی) اس کو حرام قرار دیتے ہیں، اور انہوں نے اس کی حرمت میں کتاب اللہ اور صحابہ کرام کے اقوال پیش کیے ہیں۔

کتاب اللہ کے دلائل:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

۔۔۔ اے ایمان والوں! یہی ہے کہ شراب، اور جو اوپر قمار بازی، اور تھان (درگاہیں) اور فال نکالنے کے پانے کے تیریہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ تھلک رہو تاکہ تم کامیاب ہو سکو۔۔۔

۔۔۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوے و قمار بازی کے ذریعہ تمہارے درمیان عداوت و شمنی اور بخن پیدا کر دے، اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے روک دے، تو اب بھی تم بازاً جاؤ۔۔۔ التائدة (90-91)۔

قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"یہ آیت زد اور شرط نج پر جو الگ کرو جوے کے بغیر کھلینے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کیا تو اس میں پائے جانے والے معنی کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

۔[شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوے و قمار بازی کے ذریعہ تہارے درمیان عداوت و شمنی اور بخض پیدا کر دے، اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے روک دے۔]۔

تو ہر وہ کھلیں اور لہو لعب اس کی کم مقدار اس کی زیادہ کی دعوت دے، اور اسے کھلینے والوں میں عداوت و بخض پیدا کر دے، اور اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے تو یہ شراب نوشی کی طرح ہی ہے، تو اس سے یہ واجب ٹھرا کہ وہ شراب کی طرح ہی حرام ہو" اہ

دیکھیں: الجامع لاحکام القرآن (291/6).

صحابہ کرام کے اقوال:

علی بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کچھ افراد کے پاس سے گزرے جو شرط نج کھلیں رہے تھے تو وہ کہنے لگے:

ان مجسموں کو کیا ہے جن پر تم جھکے ہوئے ہو"

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرط نج کے متعلق جتنے بھی اقوال بیان کیے جاتے ہیں ان میں سب سے صحیح ترین قول یہی ہے: اہ

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے شرط نج کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو ان کا قول تھا:

"یہ زد سے بھی زیادہ برا ہے"

اور نزدیک شیر و کھلی ہے جو آج کل لڑو وغیرہ کے نام سے معروف ہے، اور احادیث میں اس کی حرمت آئی ہے.

ابوداؤ در حمد اللہ نے ابو موسی اشتری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے زد کھلی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی"

سنن ابو داؤد حدیث نمبر (4938) علامہ ابافی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داؤد حدیث نمبر (4129) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے زد شیر کھلی گیا کہ اس نے خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں اپنا ہاتھ ڈبوایا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2260).

امام نووی رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"یہ حدیث زد شیر کھلینے کی حرمت میں امام شافعی اور جمصور علماء کی دلیل ہے.

"گویا کہ اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں رنگا"

کا معنی ہے: یعنی ان دونوں اشیاء کو کھانے کی حالت میں، اور یہ انہیں کھانے کی حرمت کے ساتھ اس کی حرمت کی تشبیہ ہے "اہ"

شترنج کی حرمت میں علماء کرام کے اقوال:

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور ہی شترنج تو یہ زد کی طرح ہی حرام ہے" اہ

دیکھیں: المفہی ابن قدامہ (14/155).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور شترنج کی خرابیاں تو زد سے بھی زیادہ ہیں، زد کی حرمت پر دلالت کرنے جو بھی دلیل ہے وہ بالاوی شترنج کی حرمت پر دلالت کرتی ہے... امام مالک اور ان کے ساتھیوں، اور امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور امام احمد اور ان کے اصحاب اور جموروں مابین کا قول یہی ہے...."

کسی بھی صحابی سے یہ معلوم نہیں کہ کسی ایک نے بھی اسے حلال کہا ہوا اور یہ کھلی ہو، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں اس سے محفوظ رکھا، اور جس صحابی کی طرف بھی یہ منسوب کیا جاتا ہے کہ انہوں نے یہ کھلی مثلاً ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو یہ صحابہ کرام پر بہتان اور افتراض پر داڑی ہے، صحابہ کرام کے حالات کا علم رکھنے والا، اور ان کے آثار کا ہر عالم اس کا انداز کریگا۔  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل ترین خلق اور خیر القرون کے لوگ صحابہ کرام کسی ایسی چیز کو کیسے حلال کر سکتے ہیں جو اس کھلی میں غرق ہونے والے کو شراب سے بھی زیادہ اللہ کے ذکر اور نماز سے روکے، اور واقعات اس کے شاہد ہیں، اور یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ شارع زد کو تو حرام کرے، اور شترنج جو کہ اس سے بھی کئی کاٹاں سے بری ہے اسے مباح اور جائز قرار دے...." اہ

دیکھیں: الفروضیہ (303-311).

اور امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"رہی شترنج تو اکثر علماء کرام اسے کھینا حرام کہتے ہیں، چاہے یہ رہن کے ساتھ ہو یا بغیر رہن کے، اور اگر رہن سے خالی ہو تو بھی اکثر علماء کے ہاں یہ قمار بازی اور حرام ہے..."

امام نووی رحمہ اللہ سے شترنج کھلینے کے متعلق دریافت کیا گیا کہ آیا یہ حرام ہے یا جائز؟

تو نووی رحمہ اللہ نے جواب دیا:

اگر اسے کھلیتے ہوئے نماز ضائع ہو گئی یا وقت سے ادائیگی میں تاخیر ہوئی، یا اسے عوض پر کھیلا گیا تو یہ حرام ہے، وگرنہ امام شافعی کے ہاں مکروہ ہے، اور ان کے علاوہ دوسروں کے ہاں حرام ہے...." اہ

دیکھیں: الکبار (89-90).

مزید تفصیلات دیکھنے کے لیے امام آجری کی کتاب "تحریم الرزد والشترنج والملامی" تحقیق محمد سعید اوریں کا مطالعہ کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ ہمیں اپنی رحماندی اور محبت والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمیں اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں استعمال کر لے۔

اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

واللہ اعلم۔